Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.4, Issue.1 (April-June-2026)
Acceptance Date05-05-2026

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی صفات کا تفسیری واطلاقی مطالعہ

An Exegetical and Applied Study of the Attributes of the Friends of Allah

Syed Anwar Ul Hassan Ali
M.Phil. Research Scholar, Islamic Studies, Institute of Islamic Studies MY University Islamabad, Pakistan. hassanshah.hs534@gmail.com
Dr. Najam Uddin Kokab Hashmi
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad, Pakistan. najmuddin@myu.edu.pk

Abstract

The Qur'an is the ultimate source of guidance for humanity and provides comprehensive principles for attaining success in both this world and the Hereafter. Among its important teachings is the description of the qualities and characteristics of the *Awliya Allah* (friends of Allah), whose lives reflect sincere faith, obedience, worship, and moral excellence. This study presents a Qur'anic, exegetical, and applied analysis of the attributes of Allah's friends in order to explore their significance for individual and collective life. The study focuses on fundamental qualities mentioned in the Qur'an, including faith in Allah, belief in His Oneness, obedience and love for Allah and His Messenger (peace and blessings be upon him), fear of Allah, repentance and seeking forgiveness, remembrance of Allah, humility in prayer, reliance upon Allah, charity, truthfulness, patience, supplication, and spending in the way of Allah. It also examines social and ethical qualities such as compassion toward believers, promoting goodness, inviting others toward righteousness, avoiding vain and immoral speech, maintaining modesty, controlling anger, forgiving others, and demonstrating humility and integrity. Through an interpretive examination of relevant Qur'anic verses and their practical implications, the study highlights that closeness to Allah is not merely associated with spiritual claims but is manifested through faith, righteous actions, ethical conduct, and sincere devotion. The findings suggest that adopting these Qur'anic qualities can contribute significantly to the spiritual purification, moral development, and social reform of individuals and communities. The study concludes that following the characteristics of Allah's devoted servants provides a practical framework for achieving divine pleasure and success in both worldly life and the Hereafter.

Keywords: Qur'anic Guidance; Friends of Allah; Islamic Ethics; Spirituality; Exegesis; Righteous Conduct

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

مقدمہ:۔

قرآن مجید راہ ہدایت ہے۔جو قرآن کی پیروی کریگا۔فلاح پائے گا۔قرآن کریم میں اللہ نے اپنے پیاروں کی صفات بیان کی ہیں۔ان صفات میں مومن کا اللہ پر ایمان لانا،ایک اللہ کی عبادت کرنا،اللہ اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور محبت کا ذکر ہے۔خشیت الہی،استغفار کرنے،ذکر واذکار تسبیحات کرنے،قیام،رکوع،سجود میں جھکے رہنے،توکل علی اللہ،مومنین کا آپس میں رحم دلی کرنے،دعا کرنے،دلوں کی کیفیات میں ایمان بڑھنے،خیرات کرنے،ہمیشہ سچ بولنے،اللہ کی راہ میں خرچ کرنے ،دعوت و تبلیغ کرنے،خیر کی فکر کرنے،مساجد کو آباد کرنے،بیہودہ باتوں سے بچنے،شرم گاہوں کی حفاظت کرنے،آخرت پر یقین رکھنے،کردار سچائی،ایمانداری،آپس میں بھلائی کرنے،غصہ پینےاور در گزر کرنے،عاجزی وانکساری کے ساتھ رہنے جیسی صفات بتائی گئی ہیں۔ان صفات پر چلنے والے لوگ اللہ والے ہوتے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں۔جن کے نقش قدم پر چلکر دنیاوآخرت کی کامیابی سمیٹی جاسکتی ہے۔

موضوع کا تعارف:۔

اللہ کے دوستوں کی صفات کا تفسیری اور اطلاقی مطالعہ کا موضوع انسان کو عبادت اور معمولات زندگی کا حسن بخشتاہے۔یہ موضوع انسان کے معمولات زندگی کو سنوارنے ڈھنگ سلیقہ سیکھانے کے لیے ایک بہترین کاوش ہے۔ان اعمال کو سمجھنااور عمل پیرا ہونااللہ کی رضا کا سبب بنتا ہے۔

ضرورت واہمیت:۔

فی زمانہ ہماری عادات،اخلاق،رہن سہن اور عبادات میں بگاڑ آچکا ہے۔ہم اخلاقی گراوٹ کا شکار ہو کر نہ صرف اللہ اللہ بلکہ حقوق العباد ادا کرنے سے بھی دور ہو چکے ہیں۔اور ہم مختلف آزمائیشوں کا شکار ہو چکے ہیں۔اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری انفرادی،اجتماعی،معاشی، معاشرتی، سیاسی زندگی میں اللہ والوں کی صفات کو اپنا کر مقصد حیات بنایا جائے۔ان عظیم صفات کواعمال کہتے ہیں۔ اعمال پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں انقلاب لایا سکتا ہے۔

وجہ انتخاب:۔

اللہ کے دوستوں کی صفات کا تفسیری واطلاقی مطالعہ کا موضوع موجودہ نسل کے لیے بہت ضروری ہے۔فی زمانہ لوگ مغربی تہذیب وافکار سے متاثر ہورے ہیں۔روحانی تعلیمات سے روشناس ہونے،اللہ کے نیک لوگوں کی صفات کو جان کر زندگی میں ڈھنگ سلیقہ لایا جاسکتا ہے۔اس موضوع انتخاب کا مقصد معرفت الہی حاصل کرنا ہے۔معرفت الہی تب ہی نصیب ہوتی ہے جب بندہ ان صفات کو اپنا کر زندگی میں داخل کرے۔

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:۔

بنت قاسم حسین، مرد مومن کی قرآنی صفات دعوت اسلامی آن لائن میں، 15, دسمبر 2023ء کو شائع ہوا.

ماہنامہ جریدہ، فیضان مدینہ، موضوع: اہل ایمان، 2019ء میں شائع ہوا۔

پیر محمد رضا ثاقب مصطفائی، اللہ کے ولیوں کی صفات، بصیرت آن لائن 2019ء میں شائع ہوا۔

روبینہ ناز نے "متقین اور مومنین کی صفات کا بیان" ماہنامہ دختران اسلام میں پبلش کرایا۔

اللہ کے دوستوں کی صفات کا تفسیری واطلاقی انداز کے مطالعہ پر اس سے پہلے کوئی آرٹیکل پبلش نہی ہوا۔ یہ مطالعہ مزکورہ جرائد کے علاوہ تفاسیر سے بھی کیا گیا ہے۔ تفسیر ابن عباس، تفسیر بغوی، تفسیر تفسیر ابن کثیر، تفسیر قرطبیؒ، تفسیر مظہری، تفسیر مصباحین ترجمہ وشرح تفسیر جلالین، تفسیر ضیاءالقرآن، تفسیر تبیان القرآن، تفسیر صراط الجنان سمیت پچیس تفاسیر سے علمی استفادہ حاصل کیا گیا۔

اہداف:۔

اس تحقیقی مقالہ کا مقصد اللہ والوں کی صفات سے آگاہی حاصل کرنا ہے۔ ان اعمال پر چلنے کا شوق پیدا کرنا ہے۔ تاکہ ان صفات کا فیض حاصل کیا جاسکے۔

تحقیقی سوالات:۔

1. اللہ والوں کی صفات کیا ہوتی ہیں؟
2. اللہ والوں کی صفات کو کیسے سمجھا جائے؟
3. اللہ والوں کی صفات کا علم کہاں سے حاصل کیا جائے؟
4. اللہ والوں کی صفات ہمارے کیوں ضروری ہیں؟

حد بندی کرنا:۔

اللہ کے دوستوں کی صفات کے مطالعہ کے مآخذ قرآن وحدیث ہے۔ قرآن وحدیث میں جو جو صفات بتائی گئی ہیں۔ یہی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ یہی ہماری ہدایت کا خالص ذریعہ ہے۔

منہج تحقیق:۔

یہ تحقیق قرآن کریم کی تفاسیر سے ہے۔ یہ بیانیہ تحقیق ہے۔ اس میں معرفت پانے والے اعمال کو بیان کیا گیا۔ یہ تحقیق تجزیاتی بھی ہے۔ اس میں تجزیہ کرکے نیک اعمال کی رغبت دلائی گئی ہے۔ اللہ کے دوستوں کی صفات پر تحقیق اطلاقی حیثیت سے بہت ہی

اہم ہے۔اس کے اطلاق سے موجودہ دور کی مادیت پرستی سے نکل کر روحانیت پر چلا جا سکتا ہے۔

قرآن راہ ہدایت ہے۔جو بھی صراط مستقیم پر چلنے کا خواہاں ہے۔وہ اللہ کے دوستوں کی صفات پر چل کر ہی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ پر ایمان اہل ایمان کی صفت:۔

قرآن کریم کی سورہ اعراف میں اللہ نے نسل آدم سے اپنے اوپر ایمان اور عبادت کا عہد لیا تھا۔اللہ نے فرمایا تھا۔

"الست بربکم"

ترجمہ:(کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں)

توہم سب انسانوں نے بیک زبان ہو کر بولا تھا۔

" قالو بلی"

سب نے جواب دیا ہے ہاں اے اللہ تو ہی ہمارا رب ہے۔

اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی عبادت کرنا مومنین کی پہلی صفت ہے۔

قرآن مجید کی سورہ فاتحہ میں اہل ایمان کی بہت پیاری صفت بیان کی گئی۔

"ایاک نعبد وایاک نستعین"

ترجمہ: یہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اللہ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے سورہ فاتحہ کرتے ہوئے اس آیت کریمہ پر بہت ہی خوبصورت انداز میں تبصرہ کیا ہے۔

ایاک نعبد دعوی ہے اور ایاک نستعین اسکی دلیل یعنی اسکا مستعان مطلق ہونا اس کے معبود ہونے کی دلیل ہے۔غلام کے لیے ضروری ہے کہ مدد بھی اسی سے چاہیے۔جسکی وہ بندگی کرتا ہے۔

لہذا جب ہم حال میں استعانت باری تعالی سے کرتے ہیں۔رشتہ امید اس سے وابستہ کرتے ہیں۔مانگتے اسی ہے۔اور بھی وہی ہے تو آخر کیا وجہ ہے کہ عبادت کسی اور کی کی جائے؟

اب ایاک نستعین کا دعوی ہے اور اھدناالصراط المستقیم اسکی دلیل ہے۔وجہ یہ ہے ہدایت باری تعالی سے اس لیے مانگی جارہی ہے کہ وہ ہدایت عطا کرتا ہے۔ہدایت سے بڑھ کر اور کونسی بہتر مدد ہو سکتی ہے۔بھٹکے ہوئے کو صحیح راستہ نصیب ہو

CC BY

جائے پریشان حالوں کو منزل میسر ہو جائے اس سے بہتر اور کیا مدد مطلوب ہو گی۔[1]

اللہ کی عبادت کے ساتھ اہل ایمان بتوں، سورج، چاند، ستاروں، آگ، دھوپ جیسی کسی بھی چیز کی عبادت نہی کرتے بلکہ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا"(68)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام فرمایاہے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا وہ سزا پائے گا۔

یاد رہے کہ اللہ تعالٰی کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا اور زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہیں، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا" کونسا گناہ سب میں بڑا ہے؟ ارشاد فرمایا" یہ کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک کرے، حالانکہ تجھے اُس نے پیدا کیا۔ میں نے عرض کی: پھر اس کے بعد کونسا گناہ؟ ارشاد فرمایا" یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کرڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کی: پھر کونسا؟ ارشاد فرمایا" یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تصدیق میں یہ آیت "وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ" نازل فرمائی۔[2]

حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب بیعت لیتے تو بطورِ خاص یہ تین گناہ یعنی شرک، کسی کو ناحق قتل اور زنا نہ کرنے پر بیعت لیا کرتے تھے، چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک مجلس میں تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا "تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، زنا نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرو گے جسے قتل کرنا اللہ تعالٰی نے حرام فرمایا ہے۔[3]

محبت اور اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ایمان کی صفت :-

اللہ پر ایمان لانے کے بعد سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ بندہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی زندگی کا اوڑھنا

[1] ۔ڈاکٹر طاہر القادری، **تفسیر منہاج القرآن** ، سورہ فاتحہ، (لاہور: مطبع منہاج القرآن پرنٹرز، اشاعت 2001ء) 1/ 310

[2] مسلم بن الحجاج، أبو الحسين القشيري النيسابوري . **صحیح مسلم** .كتاب الإيمان، باب: كون الشرك أقبح الذنوب، حدیث رقم .86۔

[3] ۔محمد قاسم، **تفسیر صراط الجنان فی تفسیر القرآن**، (کراچی: مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ محلہ سود گران، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، دسمبر 2018ء)1/ 528۔

CC BY

بچھونا بنالے۔اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ انسان رسول مکرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ"[4]

'' کہہ دیجیے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔''

پس ثابت ہوا کہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت الٰہی نصیب ہوتی ہے۔اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انحراف کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا۔

مومنین کی سب سے عظیم اور اللہ کی پسندیدہ صفت عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا مومنین کی صفت عظیم ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ:اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے دعوی محبت کی قلعی کھولی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعوی اور اس کی دوستی کا دم تو بھرتا ہے لیکن شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند نہیں۔وہ شخص اپنے دعوی میں سراسر جھوٹا ہے۔جب تک اپنے اقوال وافعال میں شریعت اور سنت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی نہ کرے۔[5]

معلوم ہوا اللہ والوں کی صفت یہ ہے کہ وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار ہوتے ہیں۔سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔

"يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ"[6]

ترجمہ:اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں۔

---

[4]۔القرآن:3/31-32۔

[5]۔ حافظ عمادالدین ابن کثیر، **تفسیر ابن کثیر**، مترجم علامہ محمد اکرم الازہری،(لاہور:ناشر ضیاءالقرآن پبلی کیشنز،دسمبر 2017ء)، 1/ 516۔

[6]۔ القرآن:9/71۔

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

اس آیت کریمہ میں اللہ کے دوستوں کی صفت کا ذکر ہے۔ مفسر قرآن سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ تفسیر خزائن العرفان فی تفسیر القرآن میں لکھتے ہیں:

"اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور شریعت کا اتباع کرنے کا یعنی مومنین کی صفت ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا کر شریعت پر پابندی سے چلتے ہیں۔"[7]

حدیث مبارکہ میں رسالت مآب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

"عَنْ أَنَسٍ رضى الله عنه قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ"[8]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔''

حدیث مبارکہ میں ہمیں سبق دیا گیا ہے کہ فرمانبردار اسی کا ہو یا جاتا ہے۔ جس سے انسان سب سے زیادہ محبت کرے۔ اہل ایمان کی صفت ہے کہ وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانبردار اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔[9]

قرآن کریم سورہ فرقان میں ارشاد باری تعالی ہے:

"فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"[10]

ترجمہ: "تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔"

اس آیت کریمہ میں اہل ایمان کی عظیم صفت بیان کی گئی ہے کہ اہل ایمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر حکم پر جان

---

[7] ۔سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ، **خزائن القرآن فی تفسیر القرآن** ،(لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، س،ن)، 356۔

[8] ۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل ،أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب حبّ الرسول ﷺ من الإيمان، 1 / 14، الرقم : 15

[9] ۔بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل(194۔256ھ)**الادب المفرد**، (بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، 1409ھ)، 19۔

[10] ۔القرآن:65/4۔

قربان کرنے والے ہوتے ہیں۔غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر حکم کی تابعداری دل وجان سے کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی کتاب "مومن کون ہے ؟"میں فرماتے ہیں۔

رب ذوالجلال نے اپنی قسم بھی کھائی تو عزتی جلالی جیسے الفاظ نہی فرمائے، بلکہ فرمایا:اے حبیب آپکے رب کی قسم ۔ شیخ السلام ہمیں یہ بتاناچاہ رہے ہیں۔اللہ کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ والم بے حد محبوب ہیں کہ رب انکی قسمیں بھی اٹھارہاہے۔ہم اپنے دل و جان سے بڑھ کر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کر کے اللہ کو خوش کر سکتے ہیں۔[11]

''الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ''(3)

ترجمہ: وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

يؤمنون ایمان سے مشتق ہے۔ایمان کے لغوی معنی ہیں امن دینا چونکہ مومن اچھے عقیدے اختیار کر کے اپنے کو ہمیشہ کے عذاب سے امن دے لیتاہے۔

اس آیت کے تین معنی ہیں۔ایک کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔یعنی حق تعالی کو جنت دوزخ کو بغیر دیکھے مانتے ہیں۔دوسرا یہ کہ وہ غیب یعنی دل سے ایمان لاتے ہیں۔زبان ظاہر ہے دل چھپا ہوا زبان سے تو منافقین بھی ایمان لے آے تھے۔مگر وہ قبول نہی۔یعنی وہ غیب دل سے ایمان نہ تھا۔ تیسرے یہ کہ غیب میں مسلمانوں کے پیچھے ایمان ملاتے ہیں۔منافقین تو مسلمانوں کے سامنے تو کہہ دیتے تھے کہ ہم ایمان لے آے مگر آپس میں کافروں سے ملتے تھے۔توکہتے تھے ہم تمہارے ساتھ ہیں۔تواس میں یہ فرمایا گیا کہ مومن وہ ہے جو کہ ہر حال میں یعنی مسلمانوں کے سامنے بھی اور مسلمانوں کے پیچھے بھی ایماندار ہے۔[12]

يقيمون الصلوة اور نماز پڑھتے ہیں۔يقيمون کا معنی يحافظون کے ہیں۔یعنی متقی وہ لوگ ہیں جو نماز کی کما حقہ نگرانی کرتے ہیں۔اسکی حدود شرائط بجالتے اور ارکان اور صفات ظاہرہ یعنی سنن وآداب اور صفات باطنہ یعنی خشوع خضوع اور دلی توجہ سے ادا کرتے اور اوقات کی پوری حفاظت کرتے ہیں۔[13]

ويقيمون الصلوة نماز کی ہر کجی اور خلل سے محافظت کریں۔خواہ وہ خلل کجی دل کے کام میں ہو۔یا زبان میں ہو۔[14]

---

[11]۔ محمد طاہر القادری، **مومن کون ہے؟**،ترتیب وتدوین: محمد معراج الاسلام(لاہور: فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ،2012ء)،92۔

[12]۔مفتی احمد یار خان نعیمی، **تفسیر نعیمی**،(لاہور: ناشر مکتبہ اسلامیہ،40اردو بازار،1983ء)، 1 / 100۔

[13]۔ قاضی ثناءاللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ، **تفسیر مظہری** ،(کراچی: ناشر دارلاشاعت اردو بازار، سن اشاعت 1999ء)، 1 / 41۔

[14]۔مولاناشاہ عبدالعزیز دہلوی، **تفسیر عزیزی** ،(کراچی: ناشر ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک) سورہ بقرہ جزءاول

Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.4, Issue.1 (April-June-2026)
Acceptance Date05-05-2026

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

يقيمون الصلوةاور قائم کرتے ہیں۔نماز کو۔ قائم رکھنا یہ ہے اسکو پابندی سے ہمیشہ ادا کرتے ہیں۔اس کی شرائط اور ارکان کو پورا پورا ادا کرتے ہیں۔[15]

وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ

ترجمہ: اور اس میں سے جو ہم نے ان کو دیا خرچ کرتے ہیں۔

انفاق کی اشکال سبعہ:۔

یہ انفاق بظاہر سات قسموں پر (مشتمل علی سبعہ اصناف) مشتمل ہے۔

(۱) فرض زکواۃ کو ادا کرنا(اداء الزکواۃ الفروضة)

(۲) صدقہ فطر

(۳) الصدقة النافلة على اليتامى والمساكين و الضيوف یعنی و نفلی صدقات جو یتیموں مسکینوں اور مہمانوں پر صدقہ کئے جاتے ہیں۔

(۴) الوقف للمساجد ولا بناء السبيل وللمرضى و المدارس والخانات یعنی وقف برائے مساجد مسافروں کے لیے سرائے بیماروں کے لیے ہسپتال، مدارس اور مسافر خانوں اور مہمان خانوں کے لیے جائیداد وقف کرنا۔

(۵) الانفاق في مصارف کرنا بھی اس میں شامل ہے۔حج کے لیے خرچ کرنا کیونکہ حج مرکب ہے۔عبادت بدنیہ اور مالیہ سے۔

(٦) چنانچہ حدیث میں ہے :من جهز غازياً فله اجر مثله یعنی جس شخص نے کسی غازی کو سامان فراہم کیا، اس کو غازی و مجاہد جتنا اجر ملے گا۔

(۷) الانفاقات الواجبة على الزوجة والأولاد الخ صدقات واجبہ جیسے بیوی بچوں پر خرچ کرنا۔[16]

منہج تحقیق:۔

سورہ بقرہ میں ہی ایک اور جگہ ارشاد باری تعالی ہے:

15۔ مولانا محمد اشرف علی تھانوی، **تفسیر بیان القرآن**(لاہور: ناشر مکتبہ رِحمانیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار، س،ن) ،1 / 23۔

16۔ مفتی محمود، **تفسیر محمود**،(لاہور: جمیعۃ پبلیکشز، رحمان پلازہ مچھلی منڈی اردو بازار، اشاعت جولائی2006ء) 1 / 150۔

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

"لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآىٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ"[17]

ترجمہ: اصل نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ اصلی نیک وہ ہے جو اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی) گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور وہ لوگ جو عہد کر کے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ مومنین کے خوبصورت اوصاف کا ذکر آیا ہے۔ پیر کرم شاہ الازہریؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ اسلام کی ساری تعلیم ان چاران چار عنوانوں کے نیچے درج کی جاسکتی ہے۔

(1)عقائد (2)معاملات (3)عبادات (4)اخلاق

من آمن سے لیکرو النبین تک عقائد اسلامیہ کا ذکر فرمایا آتی المال سےوفی الرقاب تک معاملات کا بیان ہوا۔اقام المصلوۃ واتی زکواۃ سے اسلامی نظام عبادات کے دو اہم ترین رکن نماز و زکواۃ بتائے گے۔اس کے بعد اسلام جس ضابطہ حیات کی پابندی کا اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے۔اسکی وضاحت کر دی گئی۔[18]

مذکورہ آیت کریمہ میں اہل ایمان کی صفات بیان کی گئی ہیں۔اہل ایمان ہر کسی پر اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ نماز کے پابند ہوتے ہیں۔ زکواۃ ادا کرتے ہیں۔ اپنے وعدے پورے کرتے ہیں۔ ہر آزمائش میں صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کسی بھی پریشانی میں ناشکری نہی کرتے۔

قرآن کریم کی سورہ عمران میں اللہ مومنین کی بہت پیاری صفت کا ذکر فرمارہے ہیں۔ کہ مومنین اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ مومن زندگی میں آنے والے نشیب وفراز دکھ ،بیماری، جنگ ،امن، رزق، سفر ہر حال، ہر کیفیت میں اللہ پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔ارشاد باری تعالی ہے۔

---

[17]۔القرآن:177/2۔

[18]۔پیر محمد کرم شاہ الازہری، **تفسیر ضیاء القرآن** ، (لاہور: ناشر ضیاء القرآن پبلی کیشنز، تاریخ طباعت 1995) ص119-

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

''فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ[19]''

ترجمہ: جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

مسلمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے جب کسی جائز کا ارداہ وعزم کرتے ہیں۔ تو اللہ کریم پر بھروسا کرتے اوراس پر مستقیم رہتا ہے۔[20]

قرآن کریم میں مومنین کی صفات میں سے ایک صفت مساجد کو آباد کرنا بتایا گیا ہے۔ مومنین مساجد کو صفائی کرکے، خوشبودار رکھ کر، نمازوں کا اہتمام کرکے، علم وذکر کی مجالس کو قائم کرکے مساجد کو آباد کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

"اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىٕكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ"(18)

ترجمہ: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو عنقریب یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں گے۔ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہی ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں سے ہوں۔
21

قرآن کریم کے بعد حدیث مبارکہ میں بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔ مساجد کو وہی آباد رکھتے ہیں۔ جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ مومنین کی صفات میں آخرت پر ایمان رکھنا بہت بڑی صفت بتایا گیا ہے۔ حدیث مبارکہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ، فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ. قَالَ اﷲ تَعَالٰی : ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ

[19]۔ القرآن:3/159۔

[20]۔ **اہل ایمان** ، (کراچی: ماہنامہ فیضان مدینہ پیشکش مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ، اشاعت اکتوبر2019) ، 26۔

[21]۔ امام جلال الدین سیوطی مترجم ع شارح علامہ محمد لیاقت علی رضوی حنفی، **تفسیر مصباحین ترجمہ شرح تفسیر جلالین** (لاہور: اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز، مارچ 2014)، 3 / 164۔

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [22][التوبة، 9، 18].

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں آنے جانے کا عادی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اللہ کی مساجد کو صرف وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لایا)۔

قرآن وحدیث کی تعلیمات سے ہمیں معلوم ہوا کہ مساجد کو آباد کرنا مومنین کی صفات میں سے ہے۔[23]

قرآن کریم میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کی صفات بیان کی گئی ہے۔ یہ نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ برائی سے روکتے ہیں۔ ہر وقت تبلیغ اور اصلاح میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ اور پیارے حبیب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اپنے گھر والوں رشتے داروں، دوستوں اور تمام لوگوں تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

"وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ"[24]

ترجمہ: "اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں"۔

حدیث مبارکہ میں بھی نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے پر بولے جانے والے الفاظ جملے اور کلام کو باعث نفع کہا گیا ہے۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک فرمان ہے:

"أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ منكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللهِ".

ایک روایت میں اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابنِ آدم کا ہر کلام اس کے لئے فائدہ مند ہونے کی بجائے نقصان دہ ہوگا سوائے نیکی کا حکم دینے، برائی سے منع کرنے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے۔[25]

نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا انبیائے کرام کی صفت ہے۔ ہم اس پر عمل پیرا ہو کر اللہ کے انعام یافتہ لوگوں میں شامل ہو

22

23 ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (210۔279ھ/825۔892ء) **السنن** (بیروت، لبنان: داراحیاء التراث 1998ء)۔ کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة التوبة، 5 / 277، الرقم: 3093۔

24 ۔القرآن الکریم، 9:71۔

25 ۔ابن ماجہ، أبوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی **السنن**۔ (بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، 1419ھ/1998ء) 2/ 1315، الرقم/3974۔

CC BY

سکتے ہیں۔

مومن کی صفات پر پیر محمد رضا ثاقب مصطفائی لکھتے ہیں۔ایسے بندے کی زندگی تقوے سے عبارت ہوگی۔اس کے شب وروز حزم واحتیاط سے گزریں گے۔ شریعتِ بیضا پہ عمل پیرا ہوگا۔اور شریعت کی جانب سے منع کردہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچا کے رکھے گا۔اس کی زندگی کے اندر لغویات نہیں ہوں گی۔اس کی زندگی کے اندر فضولیات نہیں ہوں گی۔اس کی زندگی منظم اور مرتب ہوگی۔وہ خواہشات کا اسیر نہیں ہوگا۔آرزوؤں کا بندہ نہیں ہوگا۔ وہ مال وزر کا پجاری نہیں ہوگا۔ وہ ہوس زدہ نہیں ہوگا۔ وہ لالچی نہیں ہوگا۔ متکبر نہیں ہوگا۔ متمرد نہیں ہوگا۔ سرکش نہیں ہوگا۔اس کی نظر لوگوں کے دلوں پہ ہوگی؛لوگوں کی جیبوں پہ نہیں ہوگی۔وہ خواہشات کی دنیا کا باسی نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ اللہ کے قرب کا متلاشی ہوگا۔[26]

قرآن مجید میں مومنین کی صفات کا سورہ "مومنین" میں بڑے خوبصورت انداز میں بتایا گیا ہے۔قرآن مجید کی سورہ مومنون میں اللہ تعالی نے مومنین کی صفات کا تذکرہ ایسے کیا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

"قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ"(1)

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے

ایمان والے لوگوں سے مراد مومنین ہیں۔اللہ نے مومنین کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔کہ ایمان والے لوگ مومنین ہیں۔

"الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ"(2)

ترجمہ: جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

اہل ایمان کی صفت ہے۔کہ نماز کا اہتمام کرتے ہیں۔ان پر خشوع وخضوع طاری ہوتی ہے۔اللہ سے ڈرتے ہوئے نماز پڑھتے ہیں۔

خشوع سے مراد، قلب و جوارح کی یکسوئی اور انہاک ہے۔ قلبی یکسوئی یہ ہے کہ نماز کی حالت میں بہ قصد خیالات و وساوس کے ہجوم سے دل کو محفوظ رکھے اور اللہ کی عظمت و جلالت کا نقش اپنے دل پر بٹھانے کی سعی کرے۔اعضاء و جوارح کی یکسوئی یہ ہے کہ ادھر ادھر نہ دیکھے، کھیل کود نہ کرے۔[27]

[26]۔ پیر محمد رضا ثاقب مصطفائی، **اللہ کے ولیوں کی صفات**، (بصیرت آن لائن 3 اپریل 2019ء)۔

[27]۔ **قرآن کریم مع اردو ترجمہ و تفسیر**، (مدینہ منورہ: شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس، ، وزارت اسلامی امور اوقاف، دعوت وارشاد، مملکت سعودی عرب، 1423ھ)، 939۔

cc BY

"وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ" [28]

ترجمہ: اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔

اور جو بے ہودہ باتوں اور جھوٹی قسموں سے کنارہ کشی کرنے والے ہیں۔[29]

یعنی مومنین کی صفت ہے کہ وہ بے حیائی کی باتوں اور جھوٹی قسموں کے قریب بھی نہی جاتے۔

"وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ"[30]

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔

ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ: وہ زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں۔} اس آیت میں کامیابی پانے والے اہلِ ایمان کا تیسرا وصف بیان کیا گیا کہ وہ پابندی کے ساتھ اور ہمیشہ اپنے مالوں پر فرض ہونے والی زکوٰۃ دیتے ہیں۔

اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ" [31]

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں۔

"ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ" [32]

وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس آیت سے کامیابی حاصل کرنے والے اہلِ ایمان کا چوتھا وصف بیان کیا گیا ہے۔ یہ لوگ اپنے جسم کے قابل شرم حصوں کو چھپا کر رکھتے ہیں، یعنی عریانی سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اپنا ستر دوسروں کے سامنے نہی کھولتے۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنی عفت و عصمت کو محفوظ رکھتے ہیں۔ یعنی صنفی معاملات میں آزادی نہی برتتے اور قوت شہوانی میں بے لگام نہی ہوتے۔[33]

---

[28] القرآن الکریم،،23:03۔

[29] ۔حضرت عبداللہ ابن عباس، **تفسیر ابن عباس** ،مترجم پروفیسر مولانا محمد سعید احمد عاطف، (لاہور: مکی دار لکتب، 37مزنگ روڈ اشاعت 2009ء) 2 / 322 ۔

[30] القرآن الکریم،،23:04۔

[31] القرآن الکریم،،70:30۔

[32] القرآن الکریم،،70:29۔

[33] ۔سید ابوالاعلی مودودی، **تفسیر تفھیم القرآن** (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، س ن) جلد سوم، صفحہ 264۔

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

"وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ" [34]

ترجمہ: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔

{لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ: اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی رعایت کرنے والے۔} اس آیت میں فلاح حاصل کرنے والے اہلِ ایمان کے مزید دو وصف بیان کئے گئے کہ اگر ان کے پاس کوئی چیز امانت رکھوائی جائے تو وہ اس میں خیانت نہیں کرتے اور جس سے وعدہ کرتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ امانتیں خواہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہوں یا مخلوق کی اور اسی طرح عہد خدا عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ، سب کی وفا لازم ہے۔

"وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ" [35]

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔

یہاں یہ نکتہ قابل توجہ ہے۔ کہ اس مضمون کا آغاز بھی نماز کے ذکر سے کیا گیا تھا۔ اور اس کا اختتام بھی نماز کے ذکر سے کیا جا رہا ہے۔ یعنی اس مضمون کے آغاز میں باطنی کیفیت کے حسن کا ذکر کیا گیا ہے۔ جبکہ اختتام پر آیت نظر میں نماز کے نظام کی بات کی گئی ہے کہ سچے اہل ایمان نماز پر مداومت کرتے ہیں۔ اور اس کے تمام آداب و قوانین کو کما حقہ ملحوظ رکھتے ہیں۔[36]

{ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ: جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔} یعنی کامیابی حاصل کرنے والے وہ مومن ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور انہیں اُن کے وقتوں میں، ان کے شرائط و آداب کے ساتھ پابندی سے ادا کرتے ہیں اور فرائض و واجبات اور سُنن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔[37]

اللہ تعالی نے قرآن کریم کی سورہ توبہ کی آیت نمبر 112 میں مومنین کی صفات کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

34 القرآن الکریم، 70:30۔

35 القرآن الکریم، 23:09۔

36۔ ڈاکٹر اسرار احمد، **تفسیر بیان القرآن** (پشاور: انجمن خدام القرآن، خیبر پختونخواہ، س،ن)، 5 /167۔

37۔ مفتی ابو صالح محمد قاسم القادری، **صراط الجنان فی تفسیر القرآن**، (کراچی: مکتبۃ المدینہ محلہ سوداگران سبزی منڈی باب المدینہ، دسمبر 2018ء)، 6/506۔

cc BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

"اَلتَّآىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ"[38]

"توبہ والے عبادت والے سراہنے والے روزے والے رکوع والے سجدہ والے بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو"

آیت کریمہ میں اہل ایمان کی صفات بیان کی گئی ہیں۔علامہ غلام رسول سعیدی نے تفسیر تبیان القرآن میں بڑے خوبصورتی سے ان صفات پر روشنی ڈالی ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی نے "التائبون" کے معنی بیان کیا ہے۔آپ لکھتے ہیں۔توبہ کا معنی ہے: رجوع، تائب کا معنی ہے، جو معصیت کی حالت مذمومہ سے اطاعت کی حالت محمودہ کی طرف رجوع کرے۔توبہ کی چار ارکان ہیں:

(1)معصیت کی صدور سے نادم ہو اور معصیت کے صدور سے اس کا دل جل رہا ہو۔وہ اپنے آپ سے متنفر ہو۔

(2)آئندہ اس معصیت کو نہ کرنے کا پختہ عزم کرے۔

(3)اس معصیت کی تلافی اور تدارک کرے مثلا جو نماز رہ گئی اسکی قضاء کرے، جسکی رقم دبالی تھی اسکو واپس کرے۔جسکی غیبت کی تھی اسکے حق میں دعا کرے۔

(4)ان تینوں کاموں کا محرک محض اللہ تعالی کی رضا اور اسکے حکم پر عمل کرنا ہو۔اور اسکا غرض لوگوں کی مذمت کرنا ہو یا لوگوں کی تعریف یا تحسین حاصل کرنا ہو یا کوئی اور غرض ہو تو وہ التائبین میں سے نہی ہے۔[39]

الحافظون لحدوداللہ کا معنی:۔

اللہ تعالی بندوں کو جن احکام کا مکلف کیا ہے۔وہ بہت زیادہ ہیں۔انکو دو قسموں میں منضبط کیا جا سکتا ہے۔عبادات اور معاملات عبادات جیسے نماز، روزہ، زکواۃ اور حج وغیرہ۔معاملات جیسے خرید و فروخت، نکاح، طلاق وغیرہ اور جن چیزوں سے اللہ نے منع کیا ہے۔قتل، زنا، چور، ڈاکہ، شراب نوشی اور جھوٹ وغیرہ یہ تمام امور اللہ کی حدود ہیں۔جن چیزوں کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو مکمل طریقہ سے ادا کرنا اور جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا یہ اللہ تعالی کے حدود کی حفاظت ہے۔[40]

اللہ والوں کی زندگی میں خوبصورت صفات ہوتی ہیں۔انکی اکڑ تکبر بھی نہی ہوتا۔ارشاد باری تعالی ہے:

[38]۔القرآن الکریم، 9:112۔

[39]۔غلام رسول سعیدی، **تبیان القرآن** ،(لاہور: فرید بک سٹال 38 اردو بازار طبع فروری 2008ء) ، 266۔

[40]۔ نفس مصدر، 5 / 270 ۔

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

"وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا"[41]

ترجمہ: (اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ چل بیشک تو ہر گز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ جائے گا)

''ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا''

اہل ایمان کی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔یعنی غرور اور تکبر کے ساتھ اکھڑتے مکرتے ہوئے نہی چلتے۔جب کسی شخص میں تواضع کی شان ہوتی ہے اور تکبر کے مرض میں مبتلا نہی ہوتا تو وہ اپنی رفتار میں بھی عاجزی اختیار کرتا ہے۔[42]

اللہ تعالی قرآن کریم کی سورہ فرقان میں مومنین کی صفات کے متعلق فرماتے ہیں۔اللہ کے بندے تو وہ ہیں۔جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ارشاد باری تعالی ہے:

"وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا"[43]

ترجمہ: اور رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں ''بس سلام''۔

وعبادالرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا : جب مشرکوں کی جہالتوں،قرآن اور نبوت کے بارے ان کے طعن کو ذکر کیا تو اپنے مومن بندوں کا ذکر کیا اور انکی صفات کا ذکر کیا اور انہیں شرف عطا کر کے اپنی عبودیت کی طرف منسوب کیا۔

الذین یمشون علی الارض ھونا: کی تفسیر میں امام قرطبیؒ لکھتے ہیں۔وہ لوگ ہیں جو زمین میں فساد کا کوئی ارادہ نہی رکھتے۔

واذا خاطبھم الجھلون: قالوا سلما مجاد نے کہا: سلاما کا معنی سدادا ہے،یعنی وہ جاہل سے ایسی گفتگو کرتا ہے کہ اسے نرمی کے ساتھ اپنے آپ سے دور کر دیتا ہے۔[44]

---

41 القرآن الکریم،17:37۔

42۔مفتی محمد عاشق الٰہی،**انوار البیان فی کشف اسرار لقرآن**،(ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ، 1434ھ)، 6 /386۔

43۔القرآن الکریم،25:63۔

44۔ محمد بن احمد بن ابو بکر، **تفسیر قرطبیؒ** ،(لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مئی 2019ء)، 82/5 ۔

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

الذین یمشون علی الارض ھونا: اس سے مراد سکینہ و قار، تواضع، نہ اس میں غرور ہو اور نہ ہی اترانااور نہ ہی تکبرانہ چال[45]

"وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا"[46]

ترجمہ: اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں۔

یبیتون لربھم تمام رات یا اس کا بڑا حصہ خدا کی یاد میں صرف کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ جس میں سجدہ اور قیام بھی ہے۔ حسن کہتے ہیں اللہ کے سامنے کھڑے رہتے ہیں۔ نیاز کے ساتھ اسکے آگے سر رکھ دیتے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں۔ یہ نماز تہجد کی طرف اشارہ ہے۔ جو اسلام کا شیوہ خاص ہے۔[47]

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا[48]

ترجمہ: اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بیشک اس کا عذاب گلے کا پھندا ہے۔

عبادالرحمن کی چوتھی صفت عذاب دوزخ سے نجات کے لیے دعا کا اہتمام کرنے کی ہے۔ جو اللہ تعالی کے ساتھ تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔[49]

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا[50]

ترجمہ: اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ حد سے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال سے رہتے ہیں۔

مالی معاملات میں ان کا طریقہ کار عین اعتدال اور میانہ روی کا رہتا ہے۔ نہ وہ افراط کہ معصیت کی راہ پے خرچ کرنے لگیں۔ مختصر

45۔ ابو محمد حسین بن مسعود الفرا البغوی شافعیؒ، **تفسیر بغوی اردو**، (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ ترجمہ از اشرفیہ مجلس علم و تحقیق، 1436ھ)، 4/ 318۔

46 القرآن الکریم، 25:64۔

47۔ ابو محمد عبد الحق الحقانی الدہلوی، **تفسیر حقانی**، (لاہور: الفیصل ناشران، غزنی سٹریٹ اردو بازار، 2019ء)، 5/319۔

48 القرآن الکریم، 25:65۔

49۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانیؒ، **آسان تفسیر قرآن مجید**، (سہارنپور: کتب خانہ نعیمیہ دیوبند، یوپی، 2016ء)، 2 /201۔

50 القرآن الکریم، 25:67۔

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

آیت کے اندر صحیح معاشیات ملی وانفرادی کا اصل اصول بیان کر دیا ہے۔[51]

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا [52]

ترجمہ: اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ بات کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنی عزت سنبھالتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

وہ جھوٹ اور بیہودہ باتوں کے پاس نہی پھٹکتے۔نہ جھوٹ بولیں۔نہ جھوٹی گواہی دیں۔نہ دغا فریب جعل سازی میں حصہ لیں۔نہ ناجائز مجمعوں میں حاضریں دیں۔

لا یشھدون الزور کا معنی یہ معنی ہوا کہ اللہ کے خاص بندے و پکے وسچے بندے اہل ایمان نہ جھوٹ بولتے ہیں۔نہ جھوٹی گواہی دیتے ہیں۔ انکی اگلی صفت یہ ہے کہ اتفاق سے نادانستہ بلا ارداہ کسی بیہودہ جلسے یا محفل رقص و سرور یا میلہ ٹھیلہ کی مجلس کی طرف گزر ہو جاتا ہے۔تو یہ دیکھنے لطف اندوز ہونے کے لیے نہی ٹھرنہہ جاتے بلکہ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ انھیں چھوڑ کر چشم پوشی کر کے شریفانہ طور پر وہاں سے گزر جاتے ہیں۔[53]

(زور) باطل اور منکر چیز کو کہتے ہیں۔جیسے کفر اور گناہ کے تمام امور ہیں۔ایمان والے نہ صرف خود ان امور سے اجتناب کرتے ہیں۔بلکہ انکی مخالفت کرتے ہیں۔بلکہ ان کے خلاف بر سر پیکار رہتے ہیں۔[54]

''وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا'' [55]

ترجمہ: اور وہ لوگ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔

عبادالرحمن کی خوبی "والذین اذا ذکروبایت ربھم" وہ لوگ ہیں ۔جب ان کو یاد دلائی جاتی ہے۔رب تعالی کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔ان کے زریعے انکو سمجھایا جاتا ہے۔تو "لم یخرو علیھا" نہی گرتے ان پر صما بہرے

51۔ مولانا عبدالماجد دریاآبادی، **تفسیر ماجدی دریا، آبادی** (لاہور: پاک کمپنی، 17 اردو بازار، 2007ء)، 759۔

52 القرآن الکریم، 25:72۔

53۔ اشرف علی تھانوی، **درس قرآن پارہ 16 تا 20**، (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ، پاکستان، 1430ھ)، 444۔

54۔ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، مترجم قاری سیف اللہ ساجد قصوری، **صفات المؤمنین**، (لاہور: احد پریس، مارچ 2001ء)، 30۔

55 القرآن الکریم، 25:73۔

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

ہو کر اور وعمیانا اور اندھے ہو کر۔ بلکہ وہ غور کے ساتھ اللہ کی آیات کو سنتے ہیں۔ اور عبرت حاصل کرے ہیں۔[56]

''وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا''[57]

ترجمہ: اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

ایسا بندے کہ لوگ ہماری اقتداء کر کے متقی بن جایا کریں۔ حاصل یہ کہ ہم نہ صرف بذات خود متہدی، بلکہ دوسروں کے لیے ہادی ہوں۔ ہمارا خاندان تقوی طہارت میں ہماری پیروی کرے۔

قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ''[58]

ترجمہ: ہم اس سے پہلے اپنے اہل و عیال میں ڈرنے والے تھے۔ میں انکی اسی فکر و اندیشہ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی اندیشہ کی وجہ سے وہ برابر اپنے رب سے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اے رب ہم کو ہمارے اہل و عیال کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب کر۔ ان کے اعمال و اخلاق تیری پسند اور ہماری تمناؤں کے مطابق ہو۔ ہم اس دنیا میں صالحین و متقین کے سربراہ ہوں۔ آخرت میں بھی صالحین و متقین کے سربراہ کی حیثیت سے اٹھیں۔ فساق و فجار کے امام کی حیثیت سے نہ اٹھیں۔[59]

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ[60]

ترجمہ: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ مومنین کی صفات بیان فرمارے ہیں۔ کہ جو حضرات تنگی اور خوش حالی میں اپنے اموال کو راہ للہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور غصہ کے جوش و ہیجان کو ضبط کرتے ہیں۔ اور غلاموں کی خطاؤں سے در گرز کرتے ہیں۔[61]

---

[56]۔ مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، **ذخیرة الجنان فی فہم القرآن**، (گوجرانوالہ: لقمان اللہ اینڈ برادرز، سٹیلائیٹ ٹاون، 14 اگست 2014ء)، 245/12۔

[57] القرآن الکریم، 25:74۔

[58] القرآن الکریم، 52:28۔

[59]۔ امین احسن اصلاحی، **تدبر قرآن**، (لاہور: فاران فاونڈیشن سیکنڈ فلور، علق پریس بلڈنگ، 19-اے، ایبٹ روڈ، نومبر 2009ء)، 490/5۔

[60] القرآن الکریم، 3:134۔

[61]۔ حضرت عبداللہ بن ابن عباس، **تفسیر ابن عباس**، مترجم حافظ محمد سعید احمد عاطف، (لاہور: مکی دار لکتب 37-مزنگ روڈ، بک سٹریٹ، س ن)، 1/ 217۔

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 02-06-2026

سفارشات:۔

اللہ کے دوستوں کی صفات کے تفسیری واطلاقی مطالعہ معرفت الہی اور فکر آخرت کا بہترین زریعہ ہے۔قرآن کریم میں اللہ کے انعام یافتہ لوگ جنکو خصوصی طور پر چار اقسام میں تقسیم کیا گیاہے۔ان کی صفات کا تفسیری مطالعہ ہماری ذندگیوں میں روحانی انقلاب لاسکتاہے۔قرآن کریم میں بتائے گ ئےاللہ کے انعام یافتہ لوگوں کے طبقات مندرجہ ذیل ہیں۔

[1]انبیاء کرام۔ [2]صدیقین۔ [3]شہداء۔ [4] صالحین۔

حاصل کلام:۔

قرآن کریم میں اللہ نے اپنے پیاروں کی صفات بتائی ہیں۔ان صفات میں مومن کا اللہ پر ایمان لانا،عبادت کرنا،اللہ اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور محبت کرنا، خشیت الہی،استغفار کرنے،ذکر واذکار تسبیحات کرنے،قیام،رکوع،سجود میں جھکے رہنے،توکل علی اللہ،مومنین کا آپس میں رحم دلی کرنے،دعا کرنے،دلوں کی کیفیات میں ایمان بڑھنے،خیرات کرنے،ہمیشہ سچ بولنے،اللہ کی راہ میں خرچ کرنے،دعوت و تبلیغ کرنے،خیر کی فکر کرنے،مساجد کو آباد کرنے،بیہودہ باتوں سے بچنے،شرم گاہوں کی حفاظت کرنے،آخرت پر یقین رکھنے،کردار سچائی،ایمانداری،آپس میں بھلائی کرنے،غصہ پینےاور درگزر کرنے،عاجزی وانکساری کے ساتھ رہنے جیسی صفات بتائی گی ہیں۔یہ صفات انسان کو روحانی معراج عطا کرتی ہیں۔ان صفات کی موجودگی میں اخلاق رذیلہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے میں کامل ہونا شروع ہوجاتا ہے۔یہ صفات اپنے اندر ایسی تاثیر رکھتی ہیں۔کہ انسان کی انفرادی،اجتماعی،معاشی،معاشرتی،سیاسی زندگی میں ایمان کی حقیقی روح بیدار ہوجاتی ہے۔ایسے بندے پر مغربی تہزیب ہویا کوئی بھی شیطانی نظریات وافکار سب بے اثر ہوجاتے ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ معرفت الہی کو پانے کے لیےاللہ کے نیک بندوں کی صفات کواپنی زندگی میں لاناہوگا۔کیونکہ یہی واحد راستہ ہے۔جس سے انسان اپنے رب کی معرفت پاکر دنیاوآخرت میں کامیابی پاسکتاہے۔

CC BY

References

Qur'anic References

The Qur'an. *Surah Al-Baqarah, 2:177*.

The Qur'an. *Surah Al-'Imran, 3:31–32*.

The Qur'an. *Surah Al-'Imran, 3:134*.

The Qur'an. *Surah Al-'Imran, 3:159*.

The Qur'an. *Surah Al-Nisa, 4:65*.

The Qur'an. *Surah Al-Tawbah, 9:71*.

The Qur'an. *Surah Al-Tawbah, 9:112*.

The Qur'an. *Surah Al-Isra, 17:37*.

The Qur'an. *Surah Al-Mu'minun, 23:3–4*.

The Qur'an. *Surah Al-Mu'minun, 23:9*.

The Qur'an. *Surah Al-Furqan, 25:63–65, 67, 72–74*.

The Qur'an. *Surah Al-Ma'arij, 70:29–30*.

Other References

Al-Azhari, P. M. K. S. (1995). *Tafsir Zia-ul-Quran* (Vol. 1). Zia-ul-Quran Publications.

Al-Bukhari, M. I. (n.d.). *Al-Adab al-Mufrad*. Dar al-Basha'ir al-Islamiyyah. (Original work published 1409 AH).

Al-Bukhari, M. I. (n.d.). *Sahih al-Bukhari*. Book of Faith, Chapter: The love of the Messenger of Allah is part of faith, Hadith 15.

Al-Baghawi, H. ibn M. (2015). *Tafsir al-Baghawi Urdu* (Vol. 4). Idara Talifat Ashrafiyyah.

Al-Qadri, M. T. (2001). *Tafsir Minhaj-ul-Quran: Surah Al-Fatihah* (Vol. 1). Minhaj-ul-Quran Printers.

Al-Qadri, M. T. (2012). *Momin kaun hai?* (M. M. Islam, Ed.). Farid Millat Research Institute.

Al-Qasimi, M. Q. (2018). *Sirat-ul-Jinan fi Tafsir-ul-Quran* (Vol. 1). Maktabat-ul-Madinah.

Al-Qasimi, M. Q. (2018). *Sirat-ul-Jinan fi Tafsir-ul-Quran* (Vol. 6). Maktabat-ul-Madinah.

Al-Qurtubi, M. ibn A. ibn A. B. (2019). *Tafsir al-Qurtubi* (Vol. 5). Zia-ul-Quran Publications.

Al-Rahmani, K. S. (2016). *Asan Tafsir Quran Majid* (Vol. 2). Kutub Khana Naeemiyyah Deoband.

Al-Sabuni, M. A. (n.d.). *Tafsir Mazhari* (Vol. 1). Dar-ul-Isha‘at.

Al-Safdar, M. S. K. (2014). *Zakhirat-ul-Jinan fi Fahm-ul-Quran* (Vol. 12). Luqman Allah & Brothers.

Al-Saeedi, G. R. (2008). *Tibyan-ul-Quran* (Vol. 1). Farid Book Stall.

Al-Suyuti, J. al-D. (2014). *Tafsir Misbahain: Tarjumah wa sharh Tafsir Jalalayn* (Vol. 3). Ishtiaq A. Mushtaq Printers.

Al-Thanawi, A. A. (n.d.). *Bayan-ul-Quran* (Vol. 1). Maktabah Rahmaniyyah.

Al-Thanawi, A. A. (2009). *Dars-e-Quran: Para 16–20*. Idara Talifat Ashrafiyyah.

Al-Yar Khan Naeemi, A. (1983). *Tafsir Naeemi* (Vol. 1). Maktabah Islamiyyah.

Ibn Abbas, A. (2009). *Tafsir Ibn Abbas* (Vol. 2) (M. S. A. Atif, Trans.). Makki Dar-ul-Kutub.

Ibn Abbas, A. (n.d.). *Tafsir Ibn Abbas* (Vol. 1) (M. S. A. Atif, Trans.). Makki Dar-ul-Kutub.

Ibn Baz, A. A. A. (2001). *Sifat-ul-Mu’minin* (S. A. S. Qasuri, Trans.). Ahad Press.

Ibn Kathir, I. al-D. (2017). *Tafsir Ibn Kathir* (Vol. 1) (M. A. Al-Azhari, Trans.). Zia-ul-Quran Publications.

Ibn Majah, M. ibn Y. al-Qazwini. (1998). *Sunan Ibn Majah* (Vol. 2). Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.

Islahi, A. A. (2009). *Tadabbur-e-Quran* (Vol. 5). Faran Foundation.

Majid Daryabadi, A. (2007). *Tafsir Majidi* (Vol. 1). Pak Company.

Maududi, S. A. A. (n.d.). *Tafhim-ul-Quran* (Vol. 3). Idara Tarjuman-ul-Quran.

Muradabadi, S. M. N. al-D. (n.d.). *Khazain-ul-Irfan fi Tafsir-ul-Quran*. Zia-ul-Quran Publications.

Mustafai, P. M. R. T. (2019, April 3). *Allah ke waliyon ki sifat*. Baseerat Online.

Naeem, R. (2018, November). *Muttaqin aur momineen ki sifat ka bayan*. *Dukhtaran-e-Islam*, Minhaj-ul-Quran Women League.

Quran Kareem with Urdu translation and commentary. (2002). King Fahd Quran Printing Complex, Ministry of Islamic Affairs, Endowments, Call and Guidance, Kingdom of Saudi Arabia.

Rahmani, K. S. (2016). *Asan Tafsir Quran Majid* (Vol. 2). Kutub Khana Naeemiyyah.

Sahih Muslim. (n.d.). *Book of Faith, Chapter: The gravity of associating partners with Allah, Hadith 86*.

Tirmidhi, M. ibn I. (1998). *Sunan al-Tirmidhi* (Vol. 5). Dar Ihya al-Turath al-ʻArabi.

Usmani, S. A. P. (1999). *Tafsir Mazhari* (Vol. 1). Dar-ul-Ishaʻat.